صحیح بخاری
حضرت الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتشریح
حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ
مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوری تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چارمینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

بِالْقِصَّةِ. وَقَالَ غَيْرُهُ يَسْطُونَ : يَفْرُطُونَ مِنَ السَّطْوَةِ، وَيُقَالُ يَسْطُونَ يَبْطِشُونَ ﴿وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بِسَبَبٍ بِحَبْلٍ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ. تَذْهَلُ : تُشْغَلُ.

سے پیغمبر کی قرأت مراد ہے الا امانی جو سورہ بقرہ میں ہے اس کا مطلب یہ ہے مگر آرزوئیں .... اور مجاہد نے کہا (طبری نے اس کو وصل کیا) مشید کے معنی چونہ گچ کئے گئے اوروں نے کہا یسطون کا معنی یہ ہے زیادتی کرتے ہیں یہ لفظ سطوت سے نکلا ہے۔ بعضوں نے کہا یسطون کا معنی سخت پکڑتے ہیں۔ وھدوا الی الطیب من القول یعنی اچھی بات کا ان کو الہام کیا گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا بسبب کا معنی رسی جو چھت تک لگی ہو۔ تذھل کا معنی غافل ہو جائے۔

١- باب قوله ﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى﴾

باب آیت ﴿ وتری الناس سکاریٰ ﴾ کی تفسیر

یعنی اور لوگ تجھے نشہ میں دکھائی دیں گے۔ حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

٤٧٤١- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا آدَمُ فَيَقُولُ : لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيُنَادِي بِصَوْتٍ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ قَالَ : يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ : مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أُرَاهُ قَالَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَحِينَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَهَا وَيَشِيبُ الْوَلِيدُ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ)) فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى تَغَيَّرَتْ وُجُوهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَمِنْكُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ أَنْتُمْ فِي

(۴۷۴۱) ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا' کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا' ان سے ابو صالح نے اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک قیامت کے دن حضرت آدمؑ سے فرمائے گا۔ اے آدم! وہ عرض کریں گے' میں حاضر ہوں اے رب! تیری فرمانبرداری کے لئے۔ پروردگار آواز سے پکارے گا (یا فرشتہ پروردگار کی طرف سے آواز دے گا) اللہ حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے دوزخ کا جتھا نکالو۔ وہ عرض کریں گے اے پروردگار! دوزخ کا جتھا کتنا نکالوں۔ حکم ہو گا (راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں) ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے (گویا ہزار میں ایک جنتی ہو گا) یہ ایسا سخت وقت ہو گا کہ پیٹ والی کا حمل گر جائے گا اور بچہ (فکر کے مارے) بوڑھا ہو جائے گا (یعنی جو بچپن میں مرا ہو) اور تو قیامت کے دن لوگوں کو ایسا دیکھے گا جیسے وہ نشہ میں متوالے ہو رہے ہیں حالانکہ ان کو نشہ نہ ہو گا بلکہ اللہ کا عذاب ایسا سخت ہو گا (یہ حدیث جو صحابہ حاضر تھے ان پر سخت گزری۔ ان کے چہرے (مارے ڈر کے) بدل گئے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تسلی کے لئے فرمایا (تم اتنا کیوں ڈرتے ہو)

النَّاسِ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَبْيَضِ - أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جَنْبِ الثَّوْرِ الأَسْوَدِ - وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ : ((ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ : ((شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ تَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ. وَقَالَ جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ سَكْرَى وَمَا هُمْ بِسَكْرَى.

[راجع: ۳۳۴۸]

اگر یاجوج ماجوج کی (جو کافر ہیں) نسل تم سے ملائی جائے تو ان میں سے نو سو ننانوے کے مقابل تم میں سے ایک آدمی پڑے گا۔ غرض تم لوگ حشر کے دن دوسرے لوگوں کی نسبت (جو دوزخی ہوں گے) ایسے ہو گے جیسے سفید بیل کے جسم پر ایک بال کالا ہوتا ہے یا جیسے کالے بیل کے جسم پر ایک دو بال سفید ہوتا ہے اور مجھ کو امید ہے تم لوگ سارے جنتیوں کا چوتھائی حصہ ہو گے (باقی تین حصوں میں اور سب امتیں ہوں گی) یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم تہائی ہو گے ہم نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر فرمایا نہیں بلکہ آدھا حصہ ہو گے (آدھے حصہ میں اور امتیں ہوں گی) ہم نے پھر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور ابو اسامہ نے اعمش سے یوں روایت کیا تری الناس سکاریٰ وماھم بسکاری جیسے مشہور قرأت ہے اور کہا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو (تو ان کی روایت حفص بن غیاث کے موافق ہے) اور جریر بن عبدالحمید اور عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ نے یوں نقل کیا و تری الناس سَکرٰی وماھم بِسَکرٰی (حمزہ اور کسائی کی بھی یہی قرأت ہے)

تشریح طبرانی کی روایت میں اور زیادہ ہے کہ تم دو تہائی ہو گے۔ ترمذی میں ہے کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ ان میں اسی صفیں تمہاری ہوں گی تو دو ثلث مسلمان ہوئے ایک ثلث میں دوسری سب امتیں ہوں گی۔ مالک تیرا شکر ہم کہاں تک ادا کریں تو نے دنیا کی نعمتیں سب ہم پر ختم کر دیں۔ مال دیا اولاد دی علم دیا شرافت دی۔ جمال دیا کرامت دی۔ اب ان نعمتوں پر کیا تو آخرت میں ہم کو ذلیل کرے گا نہیں ہم کو تیرے فضل و کرم سے یہی امید ہے کہ تو ہماری آخرت بھی درست کر دے گا اور جیسے دنیا میں تو نے باعزت و حرمت رکھا ویسے دوسرے بندوں کے سامنے آخرت میں بھی ہم کو ذلیل نہیں کرے گا۔ ہم کو تیرا ہی آسرا ہے اور تیرے ہی فضل و کرم کے بھروسے پر ہم زندگی گزار رہے ہیں۔ یا اللہ دنیا میں ہم کو حاسدوں اور دشمنوں نے بہت تنگ کرنا چاہا۔ مگر تو نے حدیث شریف کی برکت سے ہم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور ان سب سے ہم کو دولت اور نعمت زیادہ عنایت کی۔ ایسے ہی مرتے وقت بھی ہم کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھیو اور ہم کو ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائیو آمین یارب العالمین۔

۲- باب قوله

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ﴾ شَكٍّ ﴿فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةَ - إِلَى قَوْلِهِ - ذَلِكَ هُوَ

باب آیت ﴿ ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف ﴾

کی تفسیر یعنی اور انسانوں میں سے بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی عبادت کنارہ پر (کھڑا ہو کر یعنی شک اور تردد کے ساتھ کرتا ہے۔) پھر اگر اسے کوئی نفع پہنچ گیا تو وہ اس پر جما رہا اور اگر کہیں اس پر کوئی آزمائش آ پڑی تو وہ منہ اٹھا کر واپس چل دیا۔ یعنی مرتد ہو کر دنیا: